ضروری اطلاع

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فایدہ کے لئے

دوبارہ چھپایا ہی اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک مین شایع ہونا
ضروری ہی پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں مین تقسیم کرین تو
انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار
چھپوا کر شایع کرتے ہین سو افسوس یہی ہی کہ دنیا کو ہماری تالیفات
بہت ہی کم ملتی ہین دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے
ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہی میری دانست مین وہ کتاب بھی
مفید ہی۔ ہر ایک پر لازم ہی کہ قرآن شریف کے سمجھنے کیلئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی
علوم کا بھی خزانہ ہی اور علم لغات قرآن ضروری ہی۔ والسلام۔

میرزا غلام احمد مسیح موعود

مطبع میگزین قادیان

ضروری اطلاع

سید عبد الحی صاحب عرب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فایدہ
کیلئے دوبارہ چھپایا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک
مین شایع ہونا ضروری ہی پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے
عام لوگوں مین تقسیم کرین تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری
ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شایع کرتے ہین سو افسوس یہی ہی
کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہی دوسرے صاحب موصوف جو
عربی زبان رکھتے ہین لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہی میری دانست
مین وہ کتاب بھی مفید ہی ہر ایک پر لازم ہی۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کیلئے
خاص توجہ کرے کیونکہ علوم دینی کا بھی خزانہ ہی اور علم لغات قرآن ضروری ہی۔

والسلام۔

میرزا غلام احمد مسیح موعود

مطبع میگزین قادیان

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

امریکہ کے اخبارات نے ڈوئی کی موت کے عظیم الشان نشان کے پورا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

امریکہ سے چند ایسے اخبارات کے کاغذ آگئے ہین جن مین وہان کے اہل الرائے نے اخبارون کے درمیان ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی ہے وہ شمارہ ذیل مین درج کی جاتی ہین۔ کاش کہ ہندوستان کے اخبار بھی تعصب کو چھوڑ کر اس صاف نشان پر سچائی سے اپنی رائے کو ظاہر کرتے۔

ٹروتھ سیکر نیو یارک مین ۱۵ جون ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین لکھا گیا ہے۔

اور جس پیشگوئی کا ذکر مندرجہ بالا عنوان کے رسالہ مین ہے (اس سے مراد وہ رسالہ ہے جو ڈوئی کی موت مین خدائی فیصلہ کے عنوان سے لکھ کر شائع کیا گیا تھا) اس کی طرف ہم اس سے پہلے بھی اشارہ کر چکے ہین۔ ڈوئی جو کہ مر چکا ہے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (نعوذ باللہ) مفتریون کا بادشاہ کہا کرتا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ صیہون (یعنی اس کا قائم کردہ سلسلہ) تمام مسلمانون کو ہلاک کر دیگا بلکہ وہ ہر روز خدا سے یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ وہ وقت جلد آوے جب ہلال (یعنی اسلام) دنیا سے نیست و نابود ہو جاوے جب اس بات کا علم ہندوستانی مسیح کو ہوا تو انہون نے الیاس ثانی کے نام کا ایک چیلنج عام طور پر دنیا مین شائع کیا۔ جس مین اس کو اس سے مباہلہ کی طرف بلایا گیا تھا کہ دعا کی جاوے کہ دونون مین سے جو جھوٹا ہے خدا اسے دوسرے کی زندگی مین ہلاک کرے۔ قادیان کے رہنے والے اس نبی کی پیشگوئی تھی کہ اگر ڈوئی چیلنج کو قبول کرے گا تو وہ میری آنکھون کے سامنے دنیا کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ چھوڑے گا مرزا صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کے قبول کرنے سے انکار کیا تو اس کی ہلاکت مین صرف چند روزہ توقف ہوگا۔ موت دونون صورتون مین اس کے لئے تیار ہے اور اس کے صیہون پر جلد تر آفت آوے گی۔ یہ ہی عظیم الشان پیشگوئی کہ صیہون تباہ ہو جائے گا اور ڈوئی احمد کی آنکھون کے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ الیاس کو اس طرح چیلنج کرنا جس مین موت صداقت کا معیار تھا۔ مسیح موعود کے لئے ایک خطرناک امر تھا۔ کیونکہ چیلنج کرنیوالا شخص دوسرے سے عمر مین پندرہ سال بڑا تھا اور ایک ایسی سرزمین مین جہان ایک طرف طاعون پُر زور ہو اور دوسری طرف مذہب کی خاطر قتل کر دینے والے لوگ کثرت سے موجود ہون ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے۔ مگر وہ جیت گیا۔

اسی پیشگوئی پر ایک رائے اخبار ہیرلڈ۔ بوسٹن کی نیچے درج کی جاتی ہے۔ جو اس اخبار کے ۲۳ جون ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین ظاہر کی گئی ہے اس کا عنوان یون ہے۔

مرزا غلام احمدؑ مسیح ایک عظیم الشان انسان ہے انہون نے ڈوئی کی حسرتناک موت کی پیشگوئی کی اور اب طاعون طوفان اور زلزلون کی پیشگوئی کرتے ہین" اس عنوان کے نیچے لکھا ہے۔

سال ۱۹۰۳ء مین اگست کے تیئیس ۲۳ دن گزرے تھے جب مرزا غلام احمد قادیانی (ہندوستان) نے الگزنڈر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی جو الیاس ثالث کہلاتا تھا اور جس کی موت گذشتہ اپریل مین واقع ہوئی۔ اور اب مرزا غلام احمدؑ قادیانی پھر ۲۳ جون کو کہتے ہین کہ اب اس ملک کی باری ہی قریب آگئی ہے۔ ایسے زلزلے آئیں گے جن کی نظیر دنیا کی تاریخ مین نہ ملے گی اور وہ قیامت کا نمونہ ہون گے اور یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک مین ایک قسم کی طاعون ظاہر ہوگی جو بہت سخت ہوگی وہ کہتے ہین کہ میرے آنے سے خدا تعالیٰ کے غضب کے مخفی ارادے ظہور مین آگئے ہین۔ پھر دنیا پر نوح کا زمانہ آئیگا اور جو حالت لوط کی زمین پر گزری تھی اس کو تم اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرو گے۔ × × × × یہ صاحب جو ہندوستان کے رہنے والے ہین۔ دنیا کے مشرقی ممالک مین کئی سال سے مشہور ہین ان کا دعویٰ یہ ہے کہ مین وہ سچا مسیح ہون جو آخری زمانہ مین ظاہر ہونیوالا تھا اور خدا نے اپنے فضل کی بارش مجھ پر کی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی توجہ ان کی طرف پہلے پہل ۱۹۰۳ء مین ہوئی اور اس کی وجہ ان کا ایک مباہلہ الیاس ثالث کے ساتھ تھا۔ ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہوگئی ہے۔ کیونکہ کیا یہ سچ نہین کہ انہون نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ ان کی یعنی مسیح کی زندگی مین واقع ہوگی۔ اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہوگی۔ ڈوئی کی عمر انسٹھ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنیوالا پچھتر سال کا۔ یہ وہ لفظ تھے جن مین ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی گئی تھی" (اس کے بعد اصل الفاظ پیشگوئی کے جن جو حضرت مسیح موعود کے اشتہار "ڈوئی اور پگٹ کی موت کی پیش گوئیان" سے لئے گئے ہین یہ پیشگوئی دعا کے الفاظ تک نقل کی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد ہی اخبار مذکور لکھتا ہے) ڈوئی نے اول اول اس چیلنج کی طرف جو کہ دور مشرق سے آیا تھا کوئی توجہ نہ کی۔ مگر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے صیہون شہر کے اخبار مین یہ لکھا کہ لوگ بعض وقت مجھے کہتے ہین کہ تم فلان فلان بات کا جواب کیون نہین دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین مچھرون اور مکھیون کو جواب دونگا اس کے بعد ایسے ہی اور فقرات اس کے نقل کئے ہین۔ پھر لکھتا ہے۔

"ڈوئی ایسی حالت مین مرا جبکہ اس کے تمام دوستون نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی دولت اور اقبال جاتے رہے۔ وہ مفلوج اور دیوانہ ہو گیا اور ایک نہایت ہی بُری موت مرا اور اس کا صیہون بھی اندرونی جھگڑون اور فسادون کے سبب نہایت خراب حالت مین ہو گیا۔

اب مرزا صاحب پھر صفائی کے ساتھ اس بات کو پیش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس چیلنج یا پیشگوئی مین وہ کامیاب ہوئے ہین اور ہر ایک طالب حق کو بھی بلاتے ہین کہ چونکہ حق اسی طرح ظاہر ہوا جس طرح انہون نے کہا تھا اس لئے طالبان حق کو چاہئے کہ اسے قبول کرین

ایک تجویز

احباب اپنی رائے سے مشکور فرماوین

ڈاک ولائیت مین جہان دیگر مذہبی دلچسپی کے مضامین چھپتے ہین وہان اکثر ولائیتی پادریون کی کرتوتون کی خبرین بھی دیجاتی ہین۔ یہ حصہ اخبار کا جس مین اس قسم کے واقعات لکھے ہین میرے واسطے کوئی خوشگوار ڈیوٹی نہین ہے مگر ضرورتاً اس کو اتنی عرصہ تک نبھایا گیا ہے اور اکثر دوستون کیطرف سے اس کالم کے ضروری اور مفید ہونے کے خطوط بھی میرے پاس آتے رہے ہین اب بعض دوستون کی رائے پیش ہوئی ہے کہ پادریون کی اخلاقی حالت کے اظہار کیواسطے ایک کافی فہرست ان کالمون مین طبع ہو چکی ہے اور آئندہ کیواسطے اس کو بند کیا جاوے۔ ناظرین اخبار اسکے متعلق کیا رائے رکھتے ہین۔ ہند مین ایک انگریز پادری جو ایک شہر مین ایک ہی شخص ہے ادنا سی بات کی تنخواہ پاتا ہے کہ ظاہری اخلاق دکھلاوے وہ عیسائی اخلاق کا نمونہ نہین ہوسکتا عیسائیون کے اخلاق وہان دیکھنے چاہیں جہان کہ وہ کثرت کے ساتھ جمع ہین۔ لیکن اب میرے خیال مین بہت کچھ دکھایا جاچکا ہے اور نمونہ کیواسطے یہ کافی ہے۔ اڈیٹر۔

بارہ عدد کی خصوصیت سراج کا نامہ نگار اپنی طرف سے مجبور ہو کر خواہ مخواہ اعتراض کرتا ہے۔ خواہ وہ اعتراض بجنسہ اسی کے متعقد علیہ پر پڑتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر چہار خلفاء اور نعمان بن ثابت کے بارہ حروف لکھ کر کہتا ہے۔ کہ یہ عطیات قدرت ہیں۔ مگر دوسری جانب جب حضرت مسیح موعود کے نام اور ان کے چار اصحاب کے ناموں کے حروف بتائے گئے۔ تو المسیح الدجال وغیرہ کو پیش کرتا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض اگر کوئی عیسائی یا آریہ اس پر کرے۔ تو پھر وہ کیا جواب دیگا پس وہی جواب ہمارا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ وہ سیدھا سادہ نام لیا جاتا جو ان کے والدین نے رکھا۔ میرا سوال ہے کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ رکھا گیا تھا۔ یہ صرف اس کے اعتراض کی کمزوری دکھانے کے لئے ہے۔ پھر مرزا پر اعتراض ہے۔ کہ غلام احمد کے ساتھ کیوں شامل کیا۔ شائد اسے معلوم نہیں۔ کہ حضرت صاحب ہمیشہ اپنے دستخط میں یہ لفظ لکھا کرتے ہیں۔ گویا جزو لاینفک ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ مرزا ہے یا میرزا۔ سو اپنی تحریر ہی دیکھ لو۔ کہ آپنے جابجا مرزا لکھا ہے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ دیگران را نصیحت ... خود را فضیحت۔ سید محمد احسن میں سید کی دو یا ہیں۔ پس ضرور اس کے ... بارہ ۱۲ حروف ہیں دراصل یہاں مفتی محمد صادق تھا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے کسر نفسی سے اس کو قبول نہ فرمایا۔ بہر حال مقصد مکمل ہے اور یہ جو تم نے اور نام لکھے ہیں۔ اس طرح تو کئی ہندوؤں اور عیسائیوں کے نام بھی بارہ حرفی پیش کئے جاسکتے ہیں پس کیا انہیں بھی صادق کہو گے اور یہ اعتراض اگر مجھ پر ہو سکتا ہے۔ تو آپ پر بطریق اولیٰ ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے تو یہ جواب دیا جا دیگا۔ کہ مدعی نبوت اور اس کے خلفاء مراد ہیں۔ جو دیگر دلائل قاطعہ سے اپنا صادق ہونا ثابت کر چکا ہے۔ مگر آپ پیر مہر شاہ وغیرہ کو شامل کرتے ہوئے کیا جواب دینگے اصل میں یہ ایک لطیفہ تھا۔ مگر آپ اسے مذہبی دلیل قرار دے کر اپنی نکتہ رسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

الــقـــاســم

وہی تمہارا پرانا واقف کار

"محقق" (اکمل)

یہ ایک شاعرانہ لطیفہ ہے کوئی تحقیقی امر نہیں اس واسطے اس بات کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ایڈیٹر

المفتی

لڑکے کی بسم اللہ ایک شخص نے بذریعہ تحریر عرض کی۔ کہ ہمارے ہاں رسم ہے کہ جب بچے کو بسم اللہ کرائی جاوے۔ تو بچے کو تعلیم دینے والے مولوی کو ایک عدد تختی چاندی یا سونے کی اور قلم و دوات چاندی یا سونے کی دیجاتی ہے اگرچہ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر چاہتا ہوں کہ یہ اشیاء اپنے بچے کی بسم اللہ پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا تختی اور قلم و دوات سونے یا چاندی کی دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور باوجود غربت کے اور کم جائیداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے

۸۴ جماعت جمعہ سوال پیش ہوا۔ کہ نماز جمعہ کیواسطے اگر کسی جگہ صرف ایک دو مرد احمدی ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو کیا یہ جائز ہے۔ کہ عورتوں کو جماعت میں شامل کر کے نماز جمعہ ادا کی جائے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ جائز ہے۔

۸۵ دریائی جانور سوال پیش ہوا۔ کہ دریائی جانور حلال یا نہیں؟

فرمایا۔ دریائی جانور بے شمار ہیں ان کے واسطے ایک ہی قاعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمادیا ہے۔ کہ جو ان میں سے کھانے میں طیب پاکیزہ اور مفید ہوں۔ ان کو کھالو۔ دوسروں کو مت کھاؤ۔

۸۶ ناول نویسی و ناول خوانی حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا۔ کہ ناولوں کا لکھنا اور پڑھنا کیسا ہے فرمایا۔ کہ ناولوں کے متعلق وہی حکم ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

"حسنہ حسن وقبیحہ قبیح"

اس کا اچھا حصہ اچھا ہے اور قبیح قبیح ہے اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ مثنوی مولوی رومی میں جو قصے لکھے ہیں وہ سب تمثیلیں ہیں اور اصل واقعات نہیں ہیں۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ یہ بھی ... ایک قسم کے ناول ہیں۔ جو ناول نیت صالح سے لکھے جاتے ہیں۔ زبان عمدہ ہوتی ہے۔ نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے اور بہر حال مفید ہیں ان کی حسب ضرورت و موقعہ لکھنے پڑھنے میں گناہ نہیں۔

بیعت مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت ہے۔ براہ مہربانی اس کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں۔

وھو ھذا

مجھ کو مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی کتب و اخبار دیکھنے کا از حد شوق ہے۔ چنانچہ چند اصحاب جماعت احمدیہ لودیانہ مثلاً منشی فتح محمد ساکنہ کلیہ وال عرائض نویس و منشی رحیم بخش صاحب عرائض نویس لودیانہ میری خوش اعتقادی و اشتیاق دلی سے جیسا کہ مجھ کو سلسلہ حقہ سے بخوبی واقف ہیں بعد تحقیقات مدت مدید اور مطالعہ کتب و اخبار و رسالہ جات دلائل عقلی و نقلی مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ فی الحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود مامور من جانب اللہ ہیں اور آنحضور کے جملہ الہامات و پیشگوئیاں کھلے طور پر ہمیشہ سے پوری ہو رہی ہیں اور واقعی آنحضرت شب و روز اسلام کا نورانی چہرہ مخالفین اسلام کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس سے سینکڑوں مخالفین اسلام زیور اسلام سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مخالفین اسلام اپنی تحریرات میں اقرار کر چکے ہیں کہ درحقیقت حضرت مرزا صاحب کی تحریر و تقریر زبردست ہے اور قابل اعتراض نہیں۔ خاکسار نے آج کی تاریخ سے آنحضرت کی بیعت اختیار کر لی ہے۔ اور اخبار بدر کے صفحہ اول پر جو شرائط بیعت شائع ہوتی ہیں انکو سچے دل قبول کر لیا ہے اور میں ایمان سے اقرار کرتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود سے باادب ملتجی ہوں۔ کہ میرے حق میں دعا کی جائے۔ کہ خداوند کریم بطفیل آنحضرت برکت ایمانی و روحانی سے مستفیض کرے۔ آمین ثم آمین

بندہ حضور علی ساکنہ جمال پور اوتاں ضلع لودیانہ

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء

مبارک سی مبارک

عرس کی مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک بزرگ نشان

معہ تقریب شادی

سب حمد وثنا اس قادر توانا کے لئے ہے۔ جو غیب کی خبرین صرف اپنے رسولون پر ظاہر کرتا ہے اور صلوۃ اور سلام اُن رسولون کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ پر ہون جس کے معجزات اور کرامات نے آج مسیح موعودؑ اور اس کے کامون مین نمودار ہو کر دنیا پر خدا کی ہستی کو پھر ظاہر کر دیا۔ کیا ہی مبارک ہے امر مبارک (حضرت صاحبزادہ مبارک احمدؐ فرزند مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) کا وجود جو بہت سے نشانات سماوی کا مظہر ہو کر خود آیت اللہ ہے اس کے متعلق تازہ نشان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہان تک کہ بارہا غشی تک نوبت پہونچ گئی اور اکثر تپ ۱۰۴ سے بھی زیادہ ۱۰۵ درجہ تک پہونچ جاتا۔ اور سر مارنے کی حالت ایسی تھی۔ جو سرسام کا خوف دلاتی تھی رات کیوقت اس نومیدی کی حالت مین حضرت مسیح موعود نے دُعا کی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ "قبول ہو گئی۔ نو دن کا بُخار ٹوٹ گیا"۔ یعنی دعا قبول ہو گئی اور تپ جولازم حال ہو رہا ہے۔ وہ نو دن پورے کر کے دسوین دن ٹوٹ جاوے گا۔ (یہ الہامات اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء مین شائع ہو گئے تھے) چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا۔ اور خدا تعالےٰ نے دسوین دن بُخار توڑ دیا یہان تک کہ لڑکا تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا یہ خدا کا بڑا نشان تھا جو ظہور مین آیا کیونکہ اس مین ایک دعا کے قبول ہونے کی بشارت ہے اور دوسرے تاریخ صحت مقرر کر دیگئی ہے۔ جس کی تمام جماعت گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنے خدا تعالےٰ کھلے کھلے غیب پر اسی کو اطلاع دیتا ہے جو اس کا پسندیدہ رسول ہو اور اس الہام کے ساتھ یہ بھی الہام تھا۔ اِنّی معک یا ابراھیم لا تخف صدقت قولی۔ یعنے اے ابراہیم۔ مین تیرے ساتھ ہون کچھ خوف نہ کر مین اپنی بات کو سچی کر دون گا چنانچہ ز عنہ خدا تعالیٰ سچا ہو گیا۔ اور اس خوشی کے ساتھ یہ مبارک تقریب بھی پیش آئی۔ کہ مبارک احمد کا نکاح ڈاکٹر سیّد عبد الستار شاہ صاحب کی لڑکی مریم کے ساتھ اسی مبارک دن (۳۰ اگست ۱۹۰۷ء) مین ہو گیا۔ خدا اس نکاح کو مبارک کرے اور اسی روز اُسیوقت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے لڑکے عزیز عبد الحی کا نکاح پیر منظور محمد کی لڑکی حامدہ کے ساتھ ہو گیا خدا تعالیٰ دونون کا نکاح مبارک کرے اور دونو کو مع بیویون کے عمر دراز کرے۔ آمین۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بعد از نماز عصر خطبہ نکاح پڑھا اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہین حضرت امام علیہ السلام کیخدمت مین اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کیخدمت مین اور حضرت ام المومنین اور والدہ صاحبہ عزیز عبد الحی کیخدمتمین اور حضرت میر صاحب اور والدہ صاحبہ محمد اسحٰق کیخدمت مین اور اُن کے تمام لواحقین اور اہلبیت کیخدمت مین اور جناب ڈاکٹر میر عبد الستار شاہ صاحب اور پیر منظور محمد صاحب اور انکے لواحقین کیخدمتمین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات مین اپنے فضل وکرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین۔

"بدر"

ڈائری

القول الطیب

صحیح عہد فرمایا۔ صحیح عہد وہ ہوتا ہے۔ کہ عہد کرنے سے پہلے طرفین نے قلب صافی کے ساتھ تمام معاملات ایک دوسرے کو سمجھا دئے ہوں اور کوئی بات ایسی درمیان میں پوشیدہ نہ رکھی ہو جو کہ اگر ظاہر کی جاتی۔ تو دوسرا آدمی اس عہد کو منظور نہ کرتا۔ ہر ایک عہد جائز نہیں ہوتا۔ کہ اس کو پورا کیا جائے۔ بلکہ بعض عہد ایسے ناجائز ہوتے ہیں۔ کہ ان کا توڑنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ انسان کے دین میں سخت حرج واقع ہوتا ہے۔

تزکیہ نفس فرمایا۔ پورے طور پر تزکیہ نفس تھوڑے ہی شخصوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جو نیک ہوتے ہیں وہ بہ سبب کمزوری کے کچھ نہ کچھ خرابی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان کے دین میں کوئی حصہ دنیوی ملونی کا بھی ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے سارے امور میں صاف ہو اور ہر بات میں پوری طرح تزکیہ نفس رکھتا ہو وہ ایک قطب اور غوث بن جاتا ہے۔ آپ نے ایک مشہور مولوی کا نام لیا اور فرمایا۔ کہ وہ ایک رسالہ ماہواری نکالتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ خدمت رسالہ کی خالصۃً اللہ کے واسطے ہے۔ یا اس میں کچھ ملونی دنیا کی بھی ہے۔ اُن دنوں میں اس کے دل کی حالت کچھ اچھی تھی۔ اس نے صفائی سے کہدیا ہے۔ کہ یہ خالص اللہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس میں دنیا کی ملونی بھی ہے۔ اگر کوئی فعل محض خاص خدا کے لئے کرے۔ تو وہ انسان کو یکدفعہ آسمان پر لے جاتا ہے۔

براہین کا اشتہار صدق نیت سے تھا فرمایا۔ جب کہ ہم نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا۔ کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑے۔ تو اس کو ہم دس ہزار روپیہ دیں گے۔ تو یہ اشتہار صدق نیت سے تھا۔ ہم نے اتنا ہی روپیہ لکھا تھا جتنا کہ ہم دے سکتے تھے اور یہی اس وقت ہمارے پاس جمع ہو سکتا تھا۔ صرف اسلام کی محبت کے واسطے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قائم کرنے کی خاطر ہم نے ایسی کتاب لکھی اور اس کے ساتھ اتنا اشتہار دیا۔ ورنہ ہم کو ہرگز یہ گمان بھی نہ تھا۔ کہ ہم اس کے ذریعہ سے کوئی روپیہ کمائیں اور کسی قسم کی دنیوی ملونی اس میں نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمیں دس ہزار چھوڑ کر ایک روپیہ بھی نہ دینا پڑا بلکہ کئی دس ہزار روپیہ اس کے بعد ہمارے پاس آیا۔ یہ خلوص نیت کا نتیجہ ہے۔

مولوی نور الدین صاحب جیسا طبیب چاہیئے ایک بیمار جو کہ باہر سے حضرت مولوی نور الدین کے پاس معالجہ کے واسطے آیا تھا۔ حضرت کی خدمت میں بھی سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ حضرت نے اثنائے گفتگو میں فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کا وجود ازبس غنیمت ہے۔ آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہاں مل سکتے ہیں۔

گوشت کھانا چاہیئے مذکورہ بالا بیمار ہندو تھا۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ ہماں گوشت کھایا کرتے ہیں۔ اس نے عرض کی۔ کہ ہاں میں کھایا کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی بیماریوں میں قوت کے قائم رکھنے کے واسطے گوشت کی یخنی مفید ہوتی ہے اور وہ لوگ بیوقوف ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ گوشت حرام ہے۔ طبیب اور ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں۔ کہ انسان کے واسطے گوشت کی خوراک کیسی مفید ہے۔ کس قدر انسانی ضرورتیں ہیں جو مثل گوشت کے ہیں۔ اگر جانوروں پر رحم کے یہ معنے ہیں۔ کہ گوشت حرام کیا جاوے۔ تو پھر تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو حرام کرنا پڑے گا۔ اول تو دودھ کو ہی حرام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جانوروں کے بچوں کی خوراک ہے۔ پھر ریشم کو لو۔ جو کیڑوں کے مارنے سے نکلتا ہے۔ پھر شہد کو دیکھو۔ جو ہزارہا مکھیوں سے چھین کر انسان اپنے مونہہ میں ڈال لیتا ہے حالانکہ مکھی ایک غریب اور چھوٹا سا جانور ہے۔ پھر کستوری کو دیکھو جو آریوں اور ہندوؤں کی عبادت میں مانند شہد کے استعمال ہوتی ہے۔ وہ ایک ہرن کو مار کر اس کی ناف میں سے نکالی جاتی ہے۔ پھر موتی کو لو جن کے تاجر سب ہندو ہی چلے آتے ہیں وہ بھی جانور کو مار کر اس کے پیٹ میں سے نکالا جاتا ہے پھر ازاں اپنے پاؤں کی جوتی کو ہی دیکھے۔ کہ وہ کس سے بنتی ہے۔ غرض کس کس چیز کو گنا جائے کیا لباس انسانی کیا خوراک انسانی۔ کیا دیگر ضروریات سب میں اس قسم کی اشیاء ہیں۔ جو کسی جاندار کے مارنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ بعض انسانوں کو ایسی بیماری ہوتی ہے۔ کہ ان کے ناک میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ لاجرم ان کیڑوں کو مارنا پڑتا ہے بعض آدمیوں کے زخموں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں تو زخم کے اندر ایسی دوائی ڈالی جاتی ہے جس سے وہ کیڑے مر جاویں۔ ایام وبا میں جب کنوئیں کے پانی میں کیڑے ہو جاتے ہیں۔ تو کنوئیں کے اندر دوائی ڈال دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ کیڑے مر جاویں۔ کس کس شے کا ذکر کیا جائے۔ ہندوؤں کے بڑے بزرگ راجہ رامچندر وغیرہ سب شکار کھیلتے تھے۔ خدا کے قانون کی رعایت رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ آیا بغیر اس کے انسان کا گذارا چل سکتا ہے۔

بڑائی ایمان سے ہے فرمایا۔ بہت عورتیں گھر میں اگر بیعت کرتی ہیں۔ ان کے نام مبائعین کے درمیان لکھنے کا تا حال کوئی انتظام نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتیں بہ سبب اپنی قوت ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں فضیلت کے متعلق مردوں کا ٹھیکہ نہیں جس میں ایمان زیادہ ہوا وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔

خدا کو مقدم کرو ایک دوست جو باوجود ایک لمبی رخصت لینے کے قادیان نہ آ سکے تھے۔ کیونکہ وہ ایک عمارت بنوا رہے ہیں۔ ایک دو روز کے واسطے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کسی نے عرض کی۔ کہ ان کی رخصت لمبی ہے انکو قادیان رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ ایک پنجابی ضرب المثل ہے کہ۔ ؏

یا توں لوڑ مقدمیں یا اللہ نوں لوڑ

یعنے یا تو انسان خدا کی عبادت میں مصروف ہو یا دنیاوی دھندے مثلاً مقدمہ بازی وغیرہ میں لگے۔ ایک طرف کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ دو طرفہ چلنا مشکل ہے۔

صفات ملازم

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاوین جو مختلف شہرون اور گاؤن مین جاکر وعظ بھی کرین۔ اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے بھی جمع کرین۔

حضرت نے فرمایا کہ جب تک کسی مین تین صفتین نہون وہ اس لائق نہین ہوتا۔ کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتین یہ ہین۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک کہ یہ تینون صفتین موجود نہ ہون تب تک انسان کسی کام کے لائق نہین ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو۔ لیکن جس کام مین اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہین رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے۔ محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہین تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہین اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام مین خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہین کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہیگا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا۔ کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہین ایسے لوگون کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہین گذرتا۔ خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے۔ اس مین کوئی اسراف نہین۔

تین بھائی

سیکھوانی برادران میان جمال الدین میان امام الدین میان خیرالدین صاحبان کا ایک دوست نے ذکر کیا کہ وہ بھی اس کام کے واسطے رکھے جاسکتے ہین حضرت نے فرمایا بے شک وہ بہت موزون ہین۔ مخلص آدمی ہین۔ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہین۔ تینون بھائی ایک ہی صفت کے ہین۔ مین نہین جانتا۔ کہ کون ان مین سے دوسرون سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا۔ بیرونجات مین جو لوگ چندہ لینے کیواسطے بھیجے جاوین۔ انکو سمجھاوین۔ کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہیئے۔ کہ لوگ جو کچھ طیب خاطر سے دین وہ قبول کیا جائے۔ کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ دے خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہیئے۔

کسر صلیب

فرمایا۔ چند روز سے میرے دل مین خیال تھا۔ کہ کسر صلیب سے کیا مراد ہے یہ بات تو صحیح نہین ہو سکتی۔ کہ مسیح لکڑی یا پتھر کی صلیبین توڑتا پھرے اس سے کچھ حاصل نہین۔ بعد سوچنے کے یہی بات دل مین آئی۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک زمانہ ہی ایسا لائیگا۔ کہ اس مین خود بخود آسمان سے ایک ہوا ہی ایسی چلیگی کہ خواہ مخواہ عیسائیت کے بے ہودہ مذہب سے لوگون کے دل ٹھنڈے پڑنے لگ جائین گے۔ عیسائیت جیسے مذہب کو دنیا سے مٹانا اور چالیس کروڑ آدمی کی اصلاح کرنا یہ واحد جان کا کام نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگون کے دلون مین ایسی تحریک نہ ہو جس سے وہ خود بخود اس مذہب سے بیزار ہوتے چلے جائیں اور اگر غور سے دیکھو۔ تو یہ کارروائی شروع ہو گئی۔ لوگ تربیت یافتہ ہوتے جاتے ہین اور عقلی اور دماغی قوتین بڑھتی جاتی ہین اب ایسی کچی باتون کو کون مان سکتا ہے۔ اگر تھوڑا بہت کچھ ایمان ہے تو عورتون مین ہے اور بس۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تجویز نامنظور

اہلحدیث کے تبادلہ مین یہان سے میگزین اردو جاتا تھا۔ مینجر ریویو نے بدین خیال کہ یہان اہلحدیث اور دفترون مین آتا رہتا ہے ضروری نہ سمجھا کہ اس کے ساتھ تبادلہ وہ بھی جاری رکھین اس واسطے بند کر دیا تھا۔ جسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت کے نام ایک کارڈ لکھا۔ کہ کیا یہ تجویز آپ کی منظوری سے ہوئی ہے اس پر حضرت نے دریافت کیا کہ تبادلہ کیون بند کیا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ تبادلہ جاری رکھنے مین یہ فائدہ ہے کہ مولوی صاحب پر اتمام حجت ہوتا رہے گا اور شاید کوئی بندۂ خدا ان کے دفتر مین اس کو پڑھ کر اس سے مستفید ہو جاوے۔

ادائگی قرض

۱۳ ر اگست ۱۹۰۸ء۔ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہین چلا گیا ہے۔

فرمایا۔ ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی مین بہت کم لوگ صادق نکلتے ہین اور لوگ اس کی پرواہ نہین کرتے حالانکہ یہ نہائیت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہین پڑھتے تھے۔ جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس التجاء اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہین اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہین کرتے بلکہ واپسی کیوقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمانی کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی مسیحیت کا ذکر تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمارا نام وہ دجال رکھتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بیس برس تک دجال ہی کا مصداق رہا ہے اور اسی کے ماتحت رہا ہے بھلا کوئی دنیا میں ایسا بھی مسیح گذرا ہے جو بیس سال تک دجال کے ماتحت رہا ہو۔

ایک ہندو نے عبدالحکیم کی نسبت لکھا ہے کہ جنکی وہ بیعت سے الگ ہوا ہے انکی زبان سے تو کوئی گندہ لفظ تک نہین نکلا مگر یہ ڈاکٹر بخت ہے کہ جس کی بیس برس تک بیعت رہا ہے اس کو گالی نکالتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب سننے کا مجھے بہت شوق ہے کہ وہ کیسا مسیح ہے جو بیس برس تک دجال کے ماتحت رہے کیسی عجیب بات ہے کہ سچا بھی تھا مسیح بھی تھا اور رسول بھی تھا مگر بیس برس تک دجال کی بیعت رہا اس کا مصدق رہا اس کی تائید مین سچی خوابین رؤیا اور الہامات بھی سناتا رہا۔

ایک شخص کی بابت کسی کو لکھتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی ہے کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہوگا کیونکہ یہ سچے مسیح کا منکر ہے اور پھر اس خواب کے سچا ہونے کا دعوی کرتا ہے۔

اسپر ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ حضور اس کے دل مین تو یہ بات ہوگی۔ کہ آپ ہی سچے مسیح ہین۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مسخ ہو گیا ہے مسیلمہ کذاب کی طرح پہلے مانا پھر انکار کر دیا۔ ختم اللہ علی قلوبھم کے یہی معنے ہین۔ مسیلمہ کذاب کی تو پہلے نظیر بھی موجود تھی مگر اس کی تو نظیر ہی کوئی نہین۔

چھ ۶ روپیہ کی کتابین تین روپیہ مین

عرب صاحب عبدالحی کا اشتہار کتب اس اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوتا ہے اسمین عرب صاحب نے تمام کتب کی قیمت نصف کردی ہے لیکن یہ لکھنا بھول گئے ہین کہ نصف قیمت پر خریدنے کا حق صرف اس شخص کو ہوگا جو ہر ایک کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید کرے جو شخص سب کتب یکدفعہ منگوائے صرف اسکو تمام کتب جن کی کل قیمت مبلغ ۶ روپیہ ہے صرف تین روپیہ مین مل سکینگی۔ تمام کتب دفتر سے مل سکتی ہین لغات القرآن بھی رعایتی قیمت پر علیحدہ فروخت ہوگا

ناظم بدر ایجنسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ ماعون

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء)

فذالک - پس یہی ہے۔

الّذی - وہ جو

یدع - دھکے دیتا ہے۔

الیتیم - یتیم کو

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے درمیان شمار فرمایا ہے۔ جو کہ دین کے مکذب ہیں۔ یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامی کی بہت خبر گیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت اسلام نے بھی اپنے اخراجات میں ایک مد یتامی کی رکھی ہے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہیں جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور خوراک پوشاک وغیرہ کے انجمن برداشت کر رہی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب عموماً ایک نہ ایک یتیم اپنے گھر میں رکھتے ہیں جس کی مثل اپنے بچوں کے پرورش کرتے ہیں۔

غرض یتیم کی خبر گیری ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔

ولا یحض - اور نہیں رغبت دلاتا اور نہیں تاکید کرتا۔

علیٰ طعام المسکین - مسکین کے کھانا کھلانے پر۔

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے۔ کہ وہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذب کی دو بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں ایک یہ ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہیں دیتا۔ یہ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہیں اور ہر ایک شخص جو [illegible] اور یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کریگا۔ لیکن اس میں ایک باریک اشارہ ایک خاص یتیم اور مسکین کی طرف بھی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیوی تعلقات کو قطع کر دیا ہے اور دنیوی اموال اور جاہ و حشم کو بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ خدا کی خاطر ایک یتیم اور مسکین بن گیا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی ہستی کے ثبوت کے واسطے ایک حجت اور نشان مقرر کر کے دوبارہ دنیا میں داخل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے اور وہ لوگ جو دنیا میں عام طور پر اپنی بے دینی کے باعث یتامی اور مساکین پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ وہ اپنی عادت کے مطابق ان آیات اللہ کے ساتھ ٹکرا کر اپنی بد اعمالیوں کا آخری نتیجہ پا لیتے ہیں جن لوگوں نے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یتیم اور مسکین بے کس اور بے بس ایک اکیلا انسان سمجھا اور آپ کے ساتھیوں کو چند غرباء و ضعفاء کے سوائے نہ پایا اور آپ کے قتل کے درپے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے منصوبوں کو ایسا خاک میں ملایا اور ان کو ایسی ناکامی کا منہ آنحضرت کے سامنے ہی دکھایا۔ کہ اس کی نظیر تاریخ دنیا کے معرکہ ہائے جنگ و جدال میں نظر نہیں آتی۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے درمیان موجود ہے جس نے آبائی عزت و جاہ اور اموال و جاگیر کو اپنے خدا کی محبت کے آگے ہیچ جان کر سب کچھ ترک کیا اور گوشہ میں بیٹھ کر گمنامی کے درمیان اپنے خدا کی یاد کو سب باتوں پر ترجیح دی۔ دنیا نے اس کو یتیم اور مسکین دیکھا اور دنیا کے فرزندوں نے چاہا کہ اس مسکین کو کوئی کھانا نہ دے اور نہ اس کو کوئی ملے اور نہ اس کے ساتھ کوئی بات کرے۔ اور اس کے حق میں سخت سے سخت کفر کے فتوے لگائے لیکن خدا تعالیٰ کا غضب ایسے کفر بازوں پر نازل ہوا اور ان کے نوجوانوں کو کھا گیا اور ان کے بچوں کو یتیم کر گیا اور ان کے گھروں کو ویران کر گیا۔ پر وہ جس کے لئے کہا گیا تھا کہ کوئی اس کو کھانا نہ دے اس کا گھر خدا نے ہر قسم کی نعمتوں کے ساتھ بھر دیا۔

پس بڑا بدنصیب وہ ہے۔ جو خدا کے فرستادہ کو یتیم اور مسکین دیکھ کر دھکے دے اور دوسروں کو بھی اس کے پاس جانے سے منع کرے۔

فویل - پس وائے ہے پس افسوس ہے پس ہلاکت ہے۔

للمصلین - واسطے نمازیوں کے۔

الّذین - وہ جو

ہم - وہ

عن صلوتہم - اپنی نماز سے

ساہون - سہو کرنے والے ہیں غفلت کرنیوالے ہیں تساہل کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو نماز کے معاملہ میں سستی اور غفلت کرتے ہیں۔

مصلّین - وہ لوگ ہیں۔ جو نماز کیواسطے مکلف ہیں

نماز میں غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

(۱) بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں۔ رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک کہ وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقت نماز کے آنے پر تمام دنیوی خیالات کو بالائے طاق رکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا تب تک اس میں اسلامی نشان نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک قوم والوں کے درمیان کوئی مذہبی نشان ہوتا ہے۔ عیسائی لوگوں نے وہ نشان صلیب کا رکھا ہے جس کو وہ لکڑی یا لوہے یا چاندی سونے کی بنوا کر اپنی چھاتی پر یا سر پر اور معبد خانوں کے اوپر لگا دیتے ہیں۔ اس واسطے عیسوی مذہب کو صلیبی مذہب کہتے ہیں اور عیسائیوں نے جو لڑائیاں اپنے مذہب کی خاطر مسلمانوں کے ساتھ کیں انکو صلیبی جنگ کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہندو لوگ اپنے ہندو ہونے کی نشانی میں بدن پر ایک تاگا رکھتے ہیں۔ جسے زنار یا جنیو کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان ان کے اسلام کی نشانی یہی ہے۔ کہ مسلمان ہر حالت رنج و راحت۔ صحت و بیماری۔ امن و جنگ میں اپنے وقت پر اپنے خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضری بھرنے کے واسطے چست ہو جاتا ہے۔ عین جنگ کے موقع پر جہاں دشمنوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہوتی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ صف بندی کر کے نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اس سے بڑھ کر نماز کے واسطے اور کیا تاکید ہو سکتی ہے۔

(۲) وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی۔ جس دن کپڑے بدلے یا جمعہ کے وقت جب ہاتھ منہ دھویا تو نماز بھی اس اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستوں میں قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہاں ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والوں میں شامل ہیں۔

(۳) پھر کچھ ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں مگر بسبب

تکبیر کے یا بسبب سُستی کے اپنے ہی گھرون مین پڑھ لیتے ہین۔ ہر وقت اپنے کام مین معروف رہتے ہین جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی۔ گویا ایک رسم ہے جس کو ادا کرتے ہین یا ایک عادت ہو جس کو پورا کرتے ہین مسجد مین جانا اور جماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین مین شامل ہین۔ اکثر آج کل کے دنیوی رنگ مین بڑے لوگون مین اگر کسی کو نماز کی عادت ہے تو اس کا یہی حال ہے۔

(۴) پھر بعض لوگ مسجد مین بھی جاکر پڑھتے ہین۔ مگر بیدلی کے ساتھ۔ ان مین تعدیل ارکان کا خیال نہین۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف پوری توجہ سے نہین جھکتے اور جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہین اور نماز کے اندر وساوس کو اور غیر خیالات کو بلاتے ہین۔

(۵) پھر وہ لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین مگر ویسی نماز نہین پڑھتے جو خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو سکھلائی اور اس کے رسول نے اپنی امت کو سکھلائی۔ بلکہ وہ اپنے لئے ایک نئی نماز ایجاد کرتے ہین اور وہ نہین جانتے کہ جس وقت یہ سورہ شریف نازل ہوئی تھی اس وقت بھی تو نماز پڑھی جاتی تھی اور ظن کرتے ہین کہ تاریخی شہادتیں تمام جھوٹی ہین۔ خواہ کس قدر جانفشانی کے ساتھ وہ واقعات سینہ بسینہ جمع کئے گئے ہون۔ گویا ان کے نزدیک تمام جہان کی تاریخ جھوٹھ ہے اور اس مین کچھ راستی نہین اور کہتے ہین اور گمان کرتے ہین۔ کہ ہر ایک انسان اپنے لئے آپ قرآن شریف کو سمجھیگا اور وہ دنیا مین ہزار ہا اشیاء کے محتاج ہین لیکن جب ان کو کہا جائے۔ کہ تم قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے بھی کسی کے محتاج ہو۔ تو اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ قرآن شریف کسی کا محتاج نہین وہ کلام الٰہی ہے اور سچ ہے کہ وہ محتاج نہین لیکن کیا انسان بھی محتاج نہین۔ کیا مان کے پیٹ سے کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر نکلا تھا اور وہ کہتے ہین کہ وہ نماز جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہین وہ درست نہین خواہ اس کے متعلق سچی اور حقیقی شہادت دکھائی جاوے کہ آن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اسی طرح پڑھی تھی اور کہتے ہین کہ جن لوگون نے آنحضرۃ سے روایت کی وہ قابل اعتبار نہ تھے اور نہین سوچتے کہ اگر وہ سب کے سب ایسے ہی تھے تو پھر قرآن شریف بھی ہم تک انہین بزرگون کے ذریعے سے پہونچا ہے پس کیون کر یقین ہو۔ کہ قرآن شریف بھی اصلی ہے کیونکہ سچ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے مگر کیا ایسا نہین ہو سکتا۔ کہ حفاظت کی آیتہ بھی ان لوگون نے اپنے پاس سے ڈال دی ہو۔ جنھون نے ہم تک قرآن شریف کو پہونچایا پس یہ راہ بہت ہی خطرناک ہے جو چکڑالوی اور اس کے ہمخیالون نے اختیار کی ہے۔

اَلَّذِیْنَ - وہ لوگ جو

ھُمْ یُرَاءُوْنَ - دکھاوا کرتے ہین۔ ریاکاری کرتے ہین وہ لوگ جو لوگون کی خاطر یا لوگون کے سامنے ہی نماز پڑھتے ہین اور جب علیحدہ ہوتے تو پھر نہین پڑھتے۔ یا کسل کے ساتھ نماز کو ادا کرتے ہین لیکن اصل بات نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص سچے اخلاص کے ساتھ اور صدق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو خواہ اوس کو کوئی دیکھا کرے اس امر کا اس کو کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین۔ کہ مین ایک دن نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی آیا اور مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس کا یہ دیکھنا مجھے بھلا معلوم ہوا۔ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ کہ تیرے لئے دُہرا اجر ہے۔ ایک سر کا اجر اور ایک علانیہ کا۔ غرض یہ باتین زیادہ تر نیت پر موقوف ہین بعض لوگ اس نیت سے ظاہری طور پر صدقہ خیرات کرتے ہین۔ کہ دوسرون کو بھی نیک کام کے واسطے ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اندر سے ایک نیکی کا کام کرتے ہین اور ظاہر مین اس کو بدی کا رنگ دیتے ہین تاکہ خلقت کی نظرون مین وہ بد دکھائی دین۔ میرے نزدیک یہ بھی ریاکار ہین کیونکہ اونھون نے اپنے عمل مین خلقت کی نظر بد یا نیک کی پرواہ کی ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ اپنے خدا تعالیٰ کے واسطے خالصۃً عبادت کرے پھر خواہ خلقت اس کو بُرا سمجھے یا بھلا اس امر کی پرواہ نہین چاہیئے۔ اور اپنے ظاہر کو جان بوجھ کر برا بنانا آنحضرۃ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی اس دعا سے ناجائز ثابت ہوتا ہے وہ دعا آنحضرت نے حضرت عمر کو سکھلائی تھی اور اس طرح ہے۔

اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی

واجعل علانیتی صالحۃً

ترجمہ۔ اے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر بنا اور میرے کو اچھا کر۔

وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ - اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز سے ماعون بروزن فاعول۔ تھوڑی چھوٹی اور ادنیٰ شے کو کہتے ہین جو ایک دوسرے کو مانگنے سے استعمال کیواسطے دیجاوے تو دینے والے کا حرج نہو اور لینے والے کو فائدہ ہو جائے۔ جیسا اس ملک مین پینے کے لئے پانی۔ چولھے کی آگ۔ تھوڑا نمک۔ کلہاڑی۔ ہاون دستہ وغیرہ گھر مین ایسی اشیاء کا رکھنا جو ہمسایہ کے کام کبھی کبھی آویز موجب ثواب ہے بعض کے نزدیک۔ ماعون زکوٰۃ کو کہتے ہین اس سورہ شریف مین جو نشانیان مکذبان دین کے واسطے بیان کی گئی ہین۔ وہ سب یورپ کے عیسائیون پر ایسی چسپان ہوتی ہین کہ گویا یہ سورہ شریف ان کے ہی حق مین نازل ہوئی تھی۔ سب سے اول دین کی تکذیب ہے۔ سو یورپ کے علماء ہی ہین جنھون نے دنیا مین سب سے پہلے یہ بات ظاہر کی ہے۔ کہ دین ایک لغو امر ہے۔ مذہب کی طرف توجہ ہی کرنا بے فائدہ سمجھتے ہین۔ یتیم اور مساکین کو جھڑکنے کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کوئی مسکین یتیم راہ مین کسی سے سوال کر بیٹھے۔ تو وہ مجرم گردانا جا کر جیل خانہ مین بھیجا جاتا ہے۔ کسی غریب کو اپنے گھر بُلا کر روٹی کھلانا یا مسافر کی خاطرداری کرنا زمانہ جہالت کا طریق خیال کیا جاتا ہے۔ نماز سے غفلت کا یہ حال ہے۔ کہ ہفتہ مین ایک دن اور اس دن مین بھی ایک گھنٹہ نماز کے واسطے مقرر ہے۔ اس مین کوئی دس فیصدی عیسائی شاید گرجا جاتے ہون گے۔ ہان دکھاوے کے کام بہت ہین۔ چندون کی لمبی فہرستین شائع کی جاتی ہین۔ ایک دوسرے کو برتنے کے واسطے کوئی شے لینا دینا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس سے خیال پڑتا ہے۔ کہ شاید یہ سورت بھی دجّال کے حق مین ہی نازل ہوئی ہو۔ جس کے مقابلہ کے واسطے خدا نے اس زمانہ مین اپنا مسیح بھیجا ہے۔ فقط۔

تفسیر سورہ ماعون ختم ہوگئی ہے۔ اب اس کے بعد تفسیر سورۂ قریش لکھی جاویگی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

بدر ـ مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

احمدی قوم

پیاری قوم! خدا کے آگے شکر کے سجدہ مین گر کہ اس نے اپنی زبردست طاقتون کے ساتھ تیری تعداد کو بیس سال کے عرصہ مین ایک سے چار لاکھ کر دیا۔ آج سے بیس سال پہلے احمدؐ اکیلا تہا مگر آج وہ خدا کے فضل سے چار لاکھ آدمی کا سردار ہے کیا یہ امر خدا تعالیٰ کے عجائب کامون مین سے نہین۔ کاش کوئی سمجھے تو یہ ایک معجزہ برگزیدہ خدا کی صداقت کے ثبوت کے واسطے کافی ہے دنیا مین ہر ایک شخص اپنا کچھ خیال اور رائے رکہتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس خیال مین اور لوگ بہی اس کے ہمخیال ہون۔ لیکن متفرق رائین اپنی اپنی جگہ کوئی جمعیت نہین رکھتین اور ان سے قوم نہین بن سکتی جب تک کہ ایک باقاعدہ اور باضابطہ سلسلہ کے اندر ان سب کو ایک جگہ ایک سردار اور ایک امام کے ماتحت جمع نہ کیا جاوے۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ مین ہم کو ایک امام کے ماتحت ایک جگہ جمع کر دیا ہے دراصل اس وقت سوائے احمدی قوم کے دیگر تمام جماعتین مثل اُن زنان بیوہ کے ہین۔ جن کا کوئی نگران نہین۔ یا مانند اس ریوڑ کے ہین۔ جس کا کوئی چرواہا نہین۔

خدا تعالےٰ کے اس احسان کے شکریہ مین کہ اس نے ہم کو اپنے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت کے اندر داخل کر دیا ہے۔ ہمارا فرض تہا کہ ہم اپنی جماعت کے افراد کو ایک باقاعدہ رجسٹر مین درج کرین اور ہر ایک شہر اور ضلع مین احمدی جماعت کی انجمنین قائم کی جاوین۔ مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے سب سے اول اس امر کی طرف قوم کو توجہ دلائی اور چند ایک مضامین شیرازہ قوم کی سرخی کے ساتھ لکھے تہے۔ مگر ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت مُقدر ہوتا ہے۔ اور بالآخر وہ وقت اب آیا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح نے ایسے کامون کیواسطے انجمن اشاعۃ الاسلام بنائی ہے اور اس انجمن نے مختلف شہرون اور ضلعون کے احمدیون کے نام احکام جاری کئے ہین۔ کہ سب اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنین قائم کرین اور ہر ایک ضلع مین ایک ضلع کی انجمن ہو۔ اور اس کے ماتحت ہر ایک شہر اور مقام مین جہان احمدیون کی کچھ جماعت ہو۔ ایک مقامی انجمن ہو اور جن گاؤن مین تہوڑے آدمی ہون وہان کے احمدی اپنے قریب کی انجمن کے ممبر بنین۔ اور اس طرح یہ سب ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو جاوینگے تمام جماعت کے آدمیون کو جہان کہین وہ ہون فوراً اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بہت جلد جہاں جہاں انجمنین بن سکتی ہین وہان انجمنین قائم کر کے صاحب سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دین۔ صاحب سکرٹری خواہش رکہتے ہین کہ ایسی اطلاعات کنندہ ممبمین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں اور اطلاع مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہو۔

(۱) آپ کی انجمن مین ممبرون کی تعداد کس قدر ہے۔

(۲) کون کون صاحب کس کس عہدہ کے لئے تجویز ہوئے ہین۔

(۳) ہر ایک مد مین کس قدر چندہ ماہوار کا وعدہ ہے۔

(۴) کیا آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو سکتی ہے یا نہین۔ اگر ہو سکتی ہے۔ تو کون کون سی مفصلات کی انجمنین آپ کے متعلق ہون گی۔ اگر نہین تو کون سی انجمن ضلع کیمتعلق آپ کی انجمن ہو گی۔

(۵) اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو تو آپ کون کون سی حدود کے اندر اور کس قدر عرصہ تک اپنی شاخین قائم کر کے ان کے ممبر ان کی تعداد اور رقم چندہ سے اطلاع دے سکتے ہین۔

چونکہ سکرٹری صاحب کے دفتر سے مضمون بالا کے کارڈ شائع ہو چکے ہین اس واسطے امید ہے۔ کہ احباب اکثر اب تک ان باتون کا جواب دے چکے ہون گے۔ جو نہ دے چکے ہون وہ اس عرض کو بطور یاد دہانی کے تعمیل فرماوین۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے سب سے پہلے اور یہان سے ایسے احکام کے جاری ہونے سے بہی کئی سال پہلے اپنے ضلع کی ایک انجمن بنائی ہوئی ہے اور ان کے سکرٹری مفصلات چودہری مولا بخش صاحب خاص شکریہ کے قابل ہین کہ اونہون نے تمام ضلع کے دیہات کے احمدی برادرون کو ایک باقاعدہ برادری مین جمع کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ضروریات دینی کیوقت جس قدر چندہ ریالکوٹ سے جمع ہو کر آتا ہے اور کسی ضلع سے یا مقام سے نہین آتا۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اس محنت اور جوش کیواسطے جزائے خیر دے۔ شہرون کا انتظام ایسا مشکل نہین جیسا کہ دیہات کا کیونکہ شہر کے لوگ کثرت سے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اپنے علم اور واقفیت مین بآسانی ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہین لیکن دیہات کے واسطے بہت مشکلات ہین۔ سوسائٹی سے دور رہنے کے سبب دیہاتی لوگ اکثر صحیح اور ضروری واقعات سے بے خبر ہو کے جہالت مین پڑ جاتے ہین اور بڑے بڑے ثواب کے کامون سے محروم رہ جاتے ہین یہی وجہ ہے۔ کہ دانا لوگون نے دیہاتی زندگی کو عموماً پسند نہین فرمایا۔ لیکن ضروریات زمانہ ایسی ہین کہ دیہاتی زندگی کا بسر کرنا ایک جماعت کثیر کی قسمت مین ہمیشہ سے لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ان لوگون کی خبر گیری کرنا ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔

آسمان سے آوازہ توپ

برادر محمد اشرف بیگ صاحب موضع چندیری ضلع مظفر نگر سے لکھتے ہین

۲۰ ۔ اگست ۱۹۰۷ء منگل کے دن غروب ہو کر ۸ بجے شب کو ایک روشنی ایسی آسمان سے ٹوٹتی ہوئی دیکھی۔ کہ جیسا ستارہ ٹوٹتا ہے اس کی روشنی کی خبر چو طرفہ پچاس پچاس کوس تک سے آئی اور ایک آواز مثل گولہ توپ کے اسی دم ہوئی۔ یہ جدید بات ہے۔ دیکھو کیا ظہور ہوتا ہے

(وہ نظم جو صفحہ ۱ سے باقی رہگئی تھی:-)

منور مرقدے روشن مزارے ۔ درین خوابیدہ دین را غمگسارے
مسیح پاک را مخلص مریدے ۔ کمربستہ بخدمت استوارے
جوانمردے بنام عبد الکریمے ۔ بسر بردہ بعزت روزگارے
کلام پاک حق را عاشقے بود ۔ ز قرآن خدا مضمون نگارے
سر ہر بالطلے را خوب میکوفت ۔ نہ قلش بعد بلکہ ذوالفقارے
دلش روشن شدہ از نور دینش ۔ مسیح پاک را شد یار غارے
خدا فرمود او را لیڈر قوم ۔ خطابے یافت باعز و وقارے
چہ بخشید خدا حسن بیانش ۔ چہ خوش تقریر بود آن لکچرارے
بدنیا زیست تا ہفت و چہل سال ۔ بماند اسلام را خدمتگذارے
بہشتی مقبرہ شد مدفن او ۔ چہ خوش قسمت چہ مرد بختیارے
ز ہجری چار دہ صد لبت دو بود ۔ کہ جان داد و بحق آن جان نثارے

خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

مراسلات

ایک پیشگوئی کے ظہور کے ابتدائی نشانات

ایک مومن کے ایمانی جوش کیفیت کا لکھا ہوا ایک خط ذیل میں درج کرتا ہوں جو حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچا ہے۔

پیارے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت سول اور ملٹری گزٹ اخبار پڑھا۔ اللہ اللہ دل اچھل اچھل پڑا۔ ایمان کو عجب ترقی ہوئی۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یورپ کے ممالک میں طاعون کی پیشگوئی بہت جلدی اور حرف بحرف پوری ہوئی اور جناب کا ہستی باری تعالےٰ کی طرف سے ہونا اند ہون پر بھی ثابت ہوگیا۔ اب اگر کوئی نہ مانے تو اس سے زیادہ بدقسمت کون ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ پلیگ سان فرانسسکو ملک امریکہ میں اور جنوبی انچوریا ملک چین میں ظاہر ہوگیا ہے۔ اللہ اللہ غیب کی باتوں کا علم اسی پاک ہستی کو ہے۔ جو کہ اس ساری دنیا و مافیہا کا مالک ہے۔

جناب کے غلاموں کا غلام

خاکسار محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

وفات

جناب نواب محمد عمر خان صاحب اپنی والدہ کے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو وفات پاجانے کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور نواب صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

احمدی جماعت کے ارکین اس سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ کہ سیالکوٹ اور لودیانہ کی طرح ہوشیارپور کو بھی ایسی کس مپرسی کی حالت میں ایک فخر ضرور حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام اپنی گمنامی کے زمانہ میں ایک مدت تک اپنی چند ماہ کی رہائش سے اس زمین کو ایک شرف بخش چکے ہیں اس میں کلام نہیں کہ یہ غریب شہر دو مندرجہ بالا شہروں سے ترقی کے لحاظ سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے۔ وہ یہ کہ "ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی" یہ ان الفاظ یا بہ ان معنی۔ یہ الہام اس زمانہ کا ہے جبکہ اس بیٹے کا طلوع بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق بڑی شہادت شیخ حامد علی صاحب ہیں جو اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھے۔

میں اس الہام کو کسی خاص واقعہ کے ساتھ محدود نہیں کرتا بلکہ اس کے پیدا ہونے کے عجائبات کو دیکھنے کے لئے آئندہ منتظر ہوں اور دوسری طرف اس عام اصول کو قائم رکھ کر کہ (دیر آید درست آید) میں اس بات کا امیدوار ہوں کہ اگرچہ یہ شہر اس وقت تک مذکورہ بالا شہروں سے بہت پیچھے رہ چکا ہے۔ تاہم آئندہ کسی وقت یہ صبر کا شیریں پھل ضرور چکھیگا اور "ان مع العسر یسرا" کی بشارت سے ضرور حصہ لیگا۔ سردست اس کے متعلق ایک تحریک کا باعث یہ امر ہوا ہے کہ اس خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی اجازت بلکہ رضامندی سے اسلامیہ سکول ہوشیارپور میں ملازمت اختیار کی ہے۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو عبدالرحمن صاحب بی۔ اے سینیر سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ جن کی بے تعصب سیرت نے مجھے اس پر مجبور کیا۔ کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں اس وقت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی نہایت قابل شکر گزاری یہ کارروائی ہے۔ کہ آپنے اپنے سٹاف کے لئے منت و خوشامد تک کے ساتھ یہ امر لازمی کر رکھا ہے کہ سکول ٹائم کے بعد ایک گھنٹہ دینی کتابوں کا مطالعہ کیا کریں۔ اور پھر آپ کی بے تعصبی کا نمونہ یہ ہے۔ کہ آپنے بڑی خوشی سے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب لائبریری میں رکھی جائیں اور خود مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر فرمایا ہے۔ اس پر میں احمدی جماعت کے پُرجوش سکرٹری صاحبان کو یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ ایک آدھ کتاب اس لائبریری کے لئے عطا فرماویں۔ کہ انہیں بھی ثواب حاصل ہو یہ میں مانتا ہوں کہ احمدی جماعت کو اپنے ضروری فنڈوں سے فراغت نہیں مگر نیکی کو عام کرنا اعلیٰ لوگوں کا کام و شیوہ ہے اور خاصکر وہ چیز جو میں نے اسلامیہ سکول ہوشیارپور کیلئے طلب کی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ اس کا ایثار غیر پر بھی ہونا موزوں ہو۔ میں کامل امید رکھتا ہوں۔ کہ اس میری درخواست کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جاویگا۔

فقط۔

خاکسار یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول۔ ہوشیارپور

یاد رفتگان

عالم آخرت کی طرف جانیوالے کچھ ایسے گئے ہیں کہ پھر اس عالم کی طرف واپس آنے کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ انہم لا یرجعون کا لاتبدیل قانون نافذ ہوچکا ہے۔ کہ وہ پھر نہیں آئیں گے۔

عزیزوں کو یقین ہے اور حق الیقین ہے۔ کہ ان کی پیاری صورت پھر وہ نہ دیکھیں گے اور یہ ایسا سفر ہے کہ جس کی واپسی نہیں۔ یہ ایسی غیبت ہے کہ جس کا شہود نہیں۔ رونے والے روتے ہیں اور جانے والے کے ماتم میں ہاتھ تالیاں کرتے ہیں مگر اس کی طرف کی کشش کچھ ایسی غالب ہے۔ کہ پس ماندگان کے آہ و بکا اور درد انگیز بیانوں پر کچھ رحم نہیں کیا جاتا۔ جانے والے کی روح تڑپتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے کچھ مہلت پائے۔ مگر اذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعتہ و لا يستقدمون کا حکم ایسا سخت ہے کہ نہیں ٹلتا پر نہیں ٹلتا۔ دیکھتے دیکھتے مرغ روح قفص عنصری سے پرواز کرجاتا ہے۔

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر پھر بھی یاد رفتگان کا خیال کچھ ایسا جما ہے۔ کہ کوئی گھر نہیں جو اس سے خالی ہو کوئی دردمند دل نہیں جو اس سے فارغ ہو۔ مختلف طبقوں میں مختلف موقعوں پر مختلف تعلقات کی وجہ سے مختلف ضرورتوں کے پیش آنے پر کسی گذرے ہوئے کی یاد آکر دل پر غم کا ایک ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس عالم کی سب خوشیوں کو فراموش کرتی اور سب عیشوں کو مکدر بنادیتی ہے۔ عین شادی کے موقعوں پر اداسی کا عالم چھا جاتا اور بشاش چہروں پر دردِ غم سے سرد آہیں بھرتے ہوئے انسوؤں کا پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے ہر مجلس میں یاد رفتگان کا کچھ ایسا دخل ہے کہ کسی نہ کسی پہلو سے غمزدوں کو اپنے پیاروں کا خیال جو مدت کے بچھڑے ہوئے وجود ہیں۔ ان کا ایسا تصور باندھ دیتا ہے کہ ان کی زندگی کے کارنامے آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور ان کی نفع رساں و مفید خدمات کا خیال ایسا غالب آتا ہے کہ دل بے اختیار ہوکر کچھ ایسے لذت سے بھرے ہوئے درد کا سماں دکھاتا ہے کہ اس قابل قدر۔ عزیز۔ محب مخلص کا تذکرہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔

یاد رفتگان اپنے اپنے رنگ میں کسی یاد آنیوالے کے تعلقات کی وجہ سے نرالی ہوتی ہے۔ مگر ایک ہمدرد محب قوم کی خدمات جو وفادارانہ کارروائیوں سے اس کی زندگی کو مفید اور قابل قدر بنا چکی ہوں۔ جو تازہ نتیجے پیدا

رکھتی ہے وہ شان سب سے نرالی شان ہے ۔

وہ مقدس انسان جو قومی اصلاح وفلاح کے لئے دنیا میں بھیجے جاتے ہیں ۔ ان کے پاک مشن کے اعوان وانصار کی زندگیاں بھی وہ زندگیاں ہیں ۔ کہ جو نسل انسانی کے واسطے آخر کار بابرکت اور مفید ثابت ہوتی ہیں ۔ ان خدا کے برگزیدوں کو جو جماعت دی جاتی ہے وہ اپنی مخلصانہ خدمات کا وہ نمونہ دکھلاتی ہے ۔ کہ جس کا اثر انسانی نسلوں کے حق میں ہمیشہ کیلئے ان کی اصلاح وفلاح کو اعلیٰ عروج پر دکھلاتا ہے جن کے نقش پا سے گم گشتگان سلامتی کے طریق کو پالیتے ہیں اور ہر قسم کے آئندہ آنے والے خطرات سے محفوظ ہو کر منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہیں ۔ مبارک ہیں وہ رفتگان جو ایسے بابرکت نشان پیچھے چھوڑتے ہیں اور نہایت ہی خوش قسمت ہیں وہ پیچھے رہنیوالے جو ان یادگار نشان جوان اخلاص مند خادموں کے قدموں پر چل کر اپنی زندگیوں کو ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک وصاف رکھکر مرضیات الٰہی کے تابع ہونے کی قوتیں اپنے اندر پیدا کرتے ہیں ۔ ایسے پاک نفس رفتگان کی یاد ہی وہ یاد ہے جو یاد کرنے والے کو درگاہ الٰہی میں مستحق اجر وثواب بناتی ہے اور پاک مشن کے سلسلہ حقہ کے سردار کو بھی ان مستقل راحت وسرور پہونچا کر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضامندی کی لازوال دولت دلاتی ہے

اے سلسلہ احمدیہ کے مخلص جان نثارو! اس وقت جبکہ میں کچھ دنوں کی رخصت لیکر حضور مسیح موعود کے قدموں میں آبیٹھا ہوں ۔ مجھے اپنے اس عارضی قیام میں پچھلی صحبتوں کا خیال کر کے اس پاک سلسلہ کے ایک مخلص خادم کی یاد آئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وفادار خادم سابقین اولین میں سے تھا اور عالم آخرت کی طرف جانے میں بھی سابق داخل ہوا جس کا مرقد منور مقبرہ بہشتی میں دفن شدہ احمدیوں کی صف اول میں نمبر اول پر پاتے ہو ۔ اے مولوی عبدالکریم کے غمگسار انیسو! جب تم دارالامان میں حضرت مسیح موعود کے قدموں میں بحصول زیارت حاضر ہوتے ہو تو تمہارا قدم مقبرہ بہشتی کی طرف ایک دردمندانہ یاد کو لئے اٹھتا ہے تاکہ تم اس مسیح کے پیارے اپنے یگانہ محبت دوست کی قبر پر فاتحہ پڑھو تو اس وقت ساتھ ہی اس کی ان مخلصانہ خدمات کو جو مرحوم ومغفور نے یکرنگی اور وفاداری کے تعلق کے ساتھ اپنی زندگی میں کرکہتا تھا یاد کرلیا کرو ۔ اور ایسے سوز وگداز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تم کو بھی ایسا مخلصانہ رنگ مسیح کی خدمات کا عطا کرے ۔ اور تم اپنے پیارے دوست عبدالکریم کی طرح جناب مسیح کے مقاصد پر جان ودل سے قربان ہونے کی توفیق مانگو ۔ دیکھو وہ عاشق مسیح عزیز واقربا اور وطن کو چھوڑ کر کس طرح اس کیمیا میں فنا ہوا تھا

اے دارالامان کے رہنے والے بزرگو! جن کی زندگیاں اطاعت الٰہی اور اطاعت امام میں وقف ہو چکی ہیں جب آپ عبدالکریم کے لئے دعا کا تحفہ تیار کرو یا مالی طور پر کوئی ثواب پہنچانے کا ارادہ کرو تو ساتھ ہی اس کے اس عاشقانہ جوش کا اندازہ کرلیا کرو جو اس پاک سلسلہ کی ترقی کیلئے رکھتا تھا بیرونجات کے اصحاب اس کی تحریر سے امام برحق مسیح موعود کی جناب میں عشق ووفا کا سبق لیتے تھے اور دارالامان کے واردین وصادرین کو اس کی تقریریں امام پاک کے اغراض کا سچا اور یقینی علم پیدا کراتی تھیں اس کے پرجوش دل سے نکلے ہوئے کلمات ایک خاص اثر سے احباب کے خاطر نشین ہوتے تھے وہ ہر ایک طالب کو جو امام موعود کے دروازہ پر حاضر ہوتا تھا امام کی جناب میں باریاب کرنے کی فکر میں رہتا تھا اس کے ہر گھنٹہ سرشار رہیں کہ اوقات کے سواء بالکل بے نفسی کے ساتھ اس خدمت میں صرف ہوتے تھے اس شغل کے سواء اس صدق ووفا کے پتلے کو اور کوئی شغل نہ تھا واردین اور صادرین کے حفظ مراتب کا وہ خوب ملکہ رکھتا تھا اور ہر ایک کی طبیعت کے موافق ہمیشہ گزارہ خوب جانتا تھا بیان کے عملہ فعلہ متعلقہ لنگر خانہ مہمان خانہ اور انتظامات اندرون وبیرون کے باقاعدہ سرانجام کرنے کی اس کو خاص فکر رہتی تھی بڑے بڑے ابتلاء کے موقعوں پر اس کامل جوہی خاص کلام کرتی تھی جو عاشقانہ رنگ میں وہ خود رنگین تھا ۔ وہ کوشش کرتا تھا ۔ کہ ہر ایک طالب اسی رنگ میں رنگین ہو جاوے ۔ اس کے کامل اخلاص نے حضرت امام موعود کے قلب پاک میں جگہ حاصل کرلی تھی جب وہ مجلس میں بیٹھتا تھا ۔ تو امام موعود کا تعلق خاطر خاص طور پر محسوس ہوتا تھا ۔

اے دارالامان کے بزرگو! بیرونجات کے آنیوالے احباب بہت محتاج ہیں وہ آپکے اخلاق وعادات سے جو امام پاک کی لمبی صحبت سے آپنے حاصل کئے ہیں پرواسطہ لینا چاہتے ہیں وہ حضور مسیح موعود کی تعلیمات کا نمونہ سب سے اول آپکی ذات ستودہ صفات میں ملاحظہ کرنے کے خواہشمند ہیں ان کے اہل وعیال آپکے پاک اہل وعیال کو نمونہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ پوری جرأت اور سچائی سے دارالامان کی مینار کی مثال دیکر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو شوق دلاویں یاکی اندرونی اور بیرونی اصلاحیں صرف آپکے حسن اعمال پر منحصر ہیں میں خوب جانتا ہوں کہ عبدالکریم مرحوم ان باتوں کا بہت اہتمام کرتا تھا تو اسی واسطے خدا نے اس کو لیڈر قوم کا خطاب دیا تھا ۔ اسمیں شک نہیں کہ اس آسمانی سلسلہ کی ترقی کا مدار کسی خاص انسان پر نہیں ہے وہ قادر مطلق خدا جس نے احمد کے غلام کو مسیح موعود بنایا ہے وہ خود اس کا ہر حال میں ناصر ومعین ہے عبدالکریم کو اپنے پاس بلا لینے سے اس نے ان نادان مخالفوں کو جو خیال کرتے تھے کہ اس سلسلہ کی شہرت دینیوالا وہی ایک شخص ہے ۔ دکھلایا ہے کہ اپنے بندہ کی تائید میں خاص اسی کی قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہے گو ہم مولوی عبدالکریم کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اور امام موعود علیہ السلام بھی انکی وفادارانہ زندگی کے زمانہ کو اکثر یاد کرتے ہیں مگر ساتھ ہی اس پاک سلسلہ کے مخالفوں نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عبدالکریم کو اپنے جوار رحمت میں شامل کر کے مخالفوں کی جماعت میں کیسے کیسے زبردست نشان دکھلائی ہیں اور اس مرحوم کے وصال کے بعد اس پاک سلسلہ کے ہر ایک میغہ میں نمایاں ترقی ہوئی ہے خدا کی وہ نصرتیں شامل حال ہوتی ہیں کہ امصار ودیار سے لوگ آ آکر سلسلہ بیعت میں داخل ہو رہے ہیں نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے ہیں مخالفین ہر پہلو میں پست ہوتے جاتے ہیں ذلت اور موت نصیب اعدا ہو رہی ہے وہ اپنے مقاصد میں ناکامیاب ہوتے جلتے ہیں خدا کے غضب کی آگ ان کو کھائے جارہی ہے ادہر ہر طرف سے انصار واعوان کا ہجوم ہے اور ہر طرح کی نصرتوں کی دھوم ہے ۔ مگر مرحوم عبدالکریم کی یاد تقاضا کرتی ہے کہ اس کے کبھی نہ فرد ہونیوالے جوش کا نمونہ ہر ایک فرد سلسلہ میں ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہزاروں عبدالکریم ہم میں پیدا کرے خدا کی شان ہم ہر آن میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ جوش محبت جو اس مرحوم مرید میں تھا وہ جوش ہاں غیرت کا بھرا ہوا جوش مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند آتا تھا اور اسی لئے وہ مرحوم کو پیار کرتے تھے جس مرید میں وہ مخلصانہ جوش ہے اسکو مبارک ہو کہ وہ مسیح کا پیارا ہے اور جسمیں وہ جوش نہیں ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ہمت کرے اور وہ جوش پیدا کرے ۔ دین کیواسطے غیرت عملی رنگ میں ظاہر ہونی چاہیئے ۔ بجا آوری فرائض کا جوش ہر ایک فرد سلسلہ میں خواہ وہ ذکور میں سے ہو یا اناث میں سے چھوٹا ہو یا بڑا دارالامان میں ہو یا قادیان سے باہر اپنے گھر میں ہر مکان میں ہر زمان میں خاص طور پر نظر آنا چاہئیے میں سچ کہتا ہوں جو ایسا ہے وہی مسیح کا پیارا ہے عبدالکریم مرحوم کی زندگی اس کے پیارے احباب کو خوش کرتی تھی اب اگر وہی جوش ان میں پیدا ہو جاوے تو پھر اس کی یاد مرگ بھی ان کی اس خوشی کو ترقی دینیوالی اور خود مرحوم کو خوش کرنیوالی اور خدا اور اس کے مسیح موعود کی خوشنودی کا باعث ہوگی وہ سنگ مزار جو مرحوم کے سرہانے کھڑا ہے اسکو دیکھو خود حضور مقدس مسیح موعود نے جو اشعار اس پر کندہ کرائے ہیں انکو غور سے پڑھو وہ اس مرحوم مخلص دوست کے صدق واخلاص کے گواہ ہیں اسکی خدمات کا اعتراف کس رنگ میں خود مسیح موعود نے کیا ہے مبارک ہے وہ انسان جو مسیح موعود کا تتبع کرتا ہے اے دوستان مخلص یہ عاجز آپ کی خدمت میں اپنے پیارے رفیق عبدالکریم کی یاد کو اس تحریر کے ذریعہ تازہ کرتا ہے میری اس التماس کو سرسری نہ سمجھیں غور فرماویں اور پھر عبدالکریم کے مخلصانہ صفات کا رنگ حاصل کرکے اور سب ملکر ہم اس مرحوم کی روح کو خوش کریں اور اس کی صفات کا ذکر کرکے نزول رحمت کا موجب بنیں ۔

خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

نوٹ ۔ اس مضمون میں ایک نظم تھی ۔ جو بسبب گنجائش کے یہاں درج نہیں ہوسکی ۔ یہ نظم اسی اخبار کے صفحہ ۔ ا پر ملاحظہ فرماویں ۔

"لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں"

ایک خاص رعائت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں عرب صاحب نے نہائت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابیں عرب صاحب کی حق تصنیف میں ہی ہیں انکی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ میں ملتی ہے۔ گویا مفت ہے یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب کرنی چاہیئے

حصہ اول ۱۲ - حصہ دوم ۱۲ کل عہ ناظم بدر ایجنسی

ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۸ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۷ر

القول الصحیح — اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر - قیمت ار

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بسیط بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے، - قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لئے ہیں - قیمت ۸ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کے لئے نہائت مفید ہے قیمت ۴ر

کامن احمدی - الاداد والے - قیمت ۸ر

آنہ ڈکشنری - طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے قیمت ار

ریویو آف ریلیجنز کے متفرق

غلامی اور عصمت انبیاء — مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۸ر

رسید زر

۱۲ - اگست ۱۹۰۷ء ۱۷۰۰ - سید محمد شاہ صاحب عہ/۸

۱۲ " " ۱۷۲۱ - مرزا حاکم بیگ صاحب عہ/۸

۱۲ " " ۱۷۲۲ - حکیم رحمت اللہ صاحب عہ/۸

۱۲ " " ۱۷۲۳ - برکت علی صاحب عہ/۸

۱۲ " " ۱۷۲۴ - غلام حیدر صاحب عہ/۸

۱۲ " " ۱۷۲۵ - ارشاد علی خان صاحب عہ/۸

۱۳ " " ۱۷۲۶ - بابو نظام الدین صاحب عہ/۸

۱۳ " " ۱۰۹۳ - رحیم بخش صاحب ع/۱۲

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ - مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت ... ... معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی - میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ - دہلی انبالہ - مظفر نگر - سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں - خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم - اے - ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے بدیں شرائط - لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - راقم ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو

رعایت

چونکہ میں مقروض ہوگیا ہوں اور ادائے قرض ضروری ہے اسلئے میں اپنی کتابوں کو جو ذیل میں لکھی گئی ہیں نصف قیمت پر فروخت کرونگا جب تک قرض سے سبکدوش نہ ہوجاؤں۔ جو احباب اس وقت ان کتابوں کی خریداری کرینگے وہ دوہرا نفع حاصل کرینگے ایک تو یہ کہ اپنے مقروض بھائی کی مدد کریں گے اور اس کو ادائے قرض کے قابل بنادیں گے دوسرے کتابیں رعایتی قیمت پر لے سکیں گے۔

فہرست کتب حسب ذیل ہے

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
لغات القرآن حصہ اول	عہ	۸/	لغات القرآن حصہ دوم	عصہ۵	۱۲/	سلاسل الفضائل	۲/	۱/	سلاسل التعلیم	۱/	۱/
تعلیم القرآن	۱/	۸/	قطعات	۳ پائی	ڈیڑھ پائی	سیرۃ النبی	۶ پائی	۳ پائی	اخبار الخبیب	۶ پائی	۳ پائی
رسالہ فدک	۲/	۱/	النظر	۱/	۶/	الاستخلاف	۳/	۱/	کلمۃ الفصل	۱/	۶ پائی
لیکچر سیالکوٹ	۲/	۱/	لیکچر لاہور	۲/	۱/	مسیح کی آمد ثانی اور ہمارے	۶/	۳/	دعوت الحق	۶/	۳/
عکس مکتوب حضرت رسول اکرم	۱/	بلا رعایت	حیرت کی حیرانی حصہ اول	۵/	۲/	چشمہ مسیحی	۳/	بلا رعایت	کرشن اوتار	—/	۲/
حیرت کی حیرانی حصہ دوم	۴/	۲/	خطبات محمدی	/	۲/	ادعیۃ القرآن منظوم	۲/	۱/	جام شہادت	—/	—/
یادگار کریم	۱/	—/	جام شہادت	۱/	—/	وفات مولوی عبدالکریم	—/	۲/	سی حرفی اردو نصاری	—/	۲/
حلیم وحدت	—/	—/	سی حرفی در دعا حضرت اقدس	۲/	—/	گلدستہ احمدی	۲/	—/	گل موتیا	۲/	—/
نظم راج لیلی	—/	۲/	کلام احمدی	۱/	—/	اظہار الحق	۶/	۳/	سی حرفی فضل الدین	۱/	—/
تحفۃ المشتاقین	۶/	—/	جینوی مسیح	۱/	۱/	احمدی کا من	۱/	۱/	چکڑ حق	۲/	۲/
نشانات احمدی	۲/	۱/	سنج بیان درد ساختہ	۲/	۱/	سنج بیان پنجابی	۱/	۱/	سیف حق	۲/	۱/
گلدستہ رسالت	۱/	۶/	گل موتیا	۱/	۱/	[illegible]	۲/	۱/	مجموعہ دعا	—/	۲/

المشتہر سید محمد عبدالمحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

یہ ضمیمہ ہر احمدی بھائی کو پہنچے وہ دوسروں تک پہنچا کر اجر و ثواب حاصل کرے۔ ضمیمہ بدر مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

رعایت

چونکہ میں مقروض ہوں اور ادائے قرض ضروری ہے اسلئے میں اپنی کتابوں کو جو ذیل میں لکھی گئی ہیں نصف قیمت پر فروخت کرونگا جبتک قرض سے سبکدوش نہ ہوجاؤں۔ جو احباب اس وقت ان کتابوں کی خریداری کرینگے وہ دوہرا نفع حاصل کرینگے ایک تو یہ کہ اپنے مقروض بھائی کی مدد کریں گے اور اس کو ادائے قرض کے قابل بنادیں گے دوسرے کتابیں رعایتی قیمت پر لے سکینگے۔

فہرست کتب حسب ذیل ہے

المشتہر سید محمد عبدالمحی عرب قادیان ضلع گورداسپور